

تعارف سیدنا

حضور غوث اعظم





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الصلوة والسلام على نبينا محمد وآله

تعارفِ سیدنا حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ



﴿تعارف سیدنا حضور غوث اعظم﴾

حالات سیدنا غوث اعظم

آپ ﷺ کے والد گرامی کا نام شیخ ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اور والدہ کا نام ام الخیر سیدہ فاطمہ ہے۔ آپ ﷺ کے والد متقی و پرہیزگار تھے۔ ایک دفعہ ندی کے کنارے جارہے تھے کہ نہر میں ایک بہتا ہوا سیب نظر آیا۔ آپ ﷺ نے کھالیا پھر خیال آیا کہ مالک کی اجازت کے بغیر کھایا ہے فلہذا یہ تو حرام مال ہوا۔ آپ ﷺ سیب کے مالک کی تلاش میں ندی کے کنارے پیچھے چلتے چلتے اُس مکان پر پہنچے جو سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا جو اپنے دور کے زاہد و متقی اور ولی کامل تھے۔ اُن سے مل کر معافی چاہی۔ سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے زہد و تقویٰ سے متاثر ہو کر تھوڑی دیر تو قف کے بعد فرمایا کہ معافی کی ایک ممکن ہے اور وہ یہ ہے کہ میری بیٹی لولی، لنگڑی اور اندھی ہے اس سے نکاح کر لو معافی ہو سکتی ہے۔ شیخ پر خوفِ خدا کی وجہ سے عجیب کیفیت طاری تھی۔ آپ ﷺ نے جزأت کر کے فرمایا کہ مجھے منظور ہے سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ مسکرا دیئے۔ دوسرے روز نکاح کی محفل منعقد ہوئی نکاح کے بعد جب عجلہ عروسی میں پہنچے تو ایک حسینہ جبین لڑکی نے خوش آمدید کہا شیخ فوراً دوڑے ہوئے واپس آئے۔ سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے استفسار کیا تو فرمایا کہز وجہ منکوحہ کے علاوہ کوئی دوسری خاتون ہیں کیونکہ اس خاتون کی مذکورہ بالا شرائط معدوم ہیں۔ سید عبد اللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ یہی تو آپ کی زوجہ ہیں۔ شیخ بولے آپ نے کہا تھا کہ وہ گونگی، بہری اور اپانچ ہے۔ حضرت صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہاں یہ معصومہ بدکلامی سے گونگی، بد نظری سے بہری اور خانہ نشین ہونے کی وجہ سے لنگڑی ہے۔ یہی خاتون ہیں جن کے بطن مبارک سے علم و عمل کا شہنشاہ، تصوف و سلوک کا فرمانروا، سلسلہ قادریہ کے بانی، محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ اگر والدین زہد و تقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے تو مولود مسعود بھی پیرانِ پیر کے نام سے موسوم ہوئے۔ اگر والدین شرم و حیا کے پیکر تھے تو بیٹا بھی آسمانِ سلوک کا آفتاب عالم تاب بن کر نمودار ہوا۔ ابھی آپ ﷺ نو عمر ہی تھے کہ آپ ﷺ کے والد گرامی داع اجل کو لبیک ہوئے واصل الی اللہ ہوئے۔

تعلیم و تعلم

چند افراد ایک قافلہ کی صورت میں بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ شیخ بھی شریک سفر تھے اور تعلیم کے حصول کے لئے بغداد کی طرف رواں دواں تھے۔ ہمدان کے قریب ڈاکوؤں کا ایک گروہ لوٹنے کے لئے ٹوٹ پڑا۔ تمام مال و اسباب چھین لیا۔ ایک ڈاکو شیخ کے قریب آیا اور پوچھا کہ اے لڑکے تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ فرمایا ہاں میری صدری میں چالیس اشرفیاں سلی ہوئی موجود ہیں۔ چالیس دیناروں کا انکشاف سن کر ڈاکو مذاق سمجھتے ہوئے آگے گزر گیا، دوسرا آیا وہی استفسار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس (۴۰) دینار صدری میں ہیں۔ وہ ڈاکو بھی آگے چلا گیا۔ تیسرا آیا وہی سوال و جواب کے بعد اپنے سردار کے پاس شیخ کو لیا گیا۔ ڈاکوؤں کا سردار معصوم بچے کی صداقت و حق گوئی سے متاثر ہو کر پوچھتا ہے کہ اے لڑکے! جھوٹ بول کر اپنے دینار بچا سکتا تھا، لیکن تو نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ فرمایا میری والدہ نے مجھے ہر حال میں سچ بولنے کا حکم فرمایا ہے اور وعدہ لیا کہ میں کبھی جھوٹ نہ بولوں۔ چنانچہ میں نے اسی وعدہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے جھوٹ نہیں بولا۔ ڈاکوؤں پر اس صداقت اور راست گوئی کا عجیب اثر ہوا اور سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ ایک معصوم بچہ تو اپنی والدہ کا اس قدر فرمانبردار ہے لیکن ہم کتنے بد بخت ہیں کہ خالق حقیقی کی حکم عدولی پر عرصہ ہائے دراز سے مصروف ہیں۔ چنانچہ وہ توبہ تائب ہو کر راہِ راست اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ بچہ جس کے اعلیٰ کردار کی ایک تھوڑی سی جھلک دیکھ کر ڈاکو اور لٹیرے توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور عذابِ الہی سے مامون و معصون (محفوظ) ہی نہیں ہوتے بلکہ سینکڑوں خاندانوں کو امن و سکون کی دولت سے مالا مال کر دیتے ہیں۔

یہی وہ بچہ تھا جسے دنیا محی الدین اور غوثِ اعظم کے نام سے پکارتی اور جانتی ہے۔ آپ ﷺ نے ابتدائی تعلیم ایک مقامی مکتب میں حاصل کی۔

ایک عجیب واقعہ

ایک مرتبہ آپ ﷺ ہل چلانے میں مصروف تھے کہ ہاتھ غیب (غیب کی آواز دینے والا فرشتہ) نے با آواز بلند کہا کہ عبدالقادر ﷺ! آپ ہل چلانے کے لئے پیدا نہیں ہوئے بلکہ آپ ﷺ کا مقصد حیات کچھ اور ہے۔ یہ آواز سن کر آپ ﷺ نے ہل چلانا چھوڑ دیا اور گھر کی راہ لی۔ والدہ محترمہ نے پریشانی کے عالم میں اپنے مولودِ مسعود سے واقعہ دریافت کیا! حضرت شیخ ﷺ نے تمام واقعہ کہہ سنایا تو والدہ نے اپنے ہونہار بیٹے کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا واقعی پروردگار

عالم نے آپ ﷺ کو نبیل ہانکنے اور ہل جوتنے کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے کوئی بڑا کام لینا ہے جس کے لئے آپ ﷺ کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کو مقصود کے حصول کے لئے بغداد جانے کی اجازت مرحمت فرمائی چار سو (۴۰۰) میل کا پُر خطر سفر طے کر کے آپ ﷺ بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ وہاں اپنے وقت کے جلیل القدر اساتذہ کرام میں سے ابو الوفاء علی بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ، ابو غالب محمد بن حسن باقلانی رحمۃ اللہ علیہ، ابو القاسم علی بن کرخی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو ذکریا یحییٰ بن علی تبریزی رحمۃ اللہ علیہ جیسے نامور اور مشہور زمانہ علماء اور محدثین سے علمی پیاس بجھائی۔

قبل ولادت کی کرامات ﴿

حضور محبوب سبحانی ﷺ کے والد ماجد کا نام سید نور الدین ابوصالح موسیٰ جنگی دوست حق تھا۔ آپ ﷺ کے پیدا ہونے سے قبل بہت سے اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ کے والد ماجد ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دی تھی کہ اے ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ تمہارے گھر میں جوڑ کا پیدا ہوگا وہ سب کا سردار ہوگا۔



نقش قدم رسول ﷺ ﴿

حضور ﷺ کی پیروی جتنا حضور غوثِ اعظم ﷺ کے حصے میں آئی ہے اتنی قدر دوسرے اولیائے کرام کو بہت کم نصیب ہوئی اسی لئے خود فرمایا ہے۔

وکل ولی له قدم وانی، علی قدم النبی بدر الکلام.

ترجمہ ﴿ ہر ولی اللہ کا قدم ہے اور بیشک میں نبی ﷺ کے قدم پر ہوں جو ہر کمال کا مہتاب ہیں۔

اسی لئے آپ ﷺ کو جملہ اولیائے کرام کا سردار مانا ہے اور خود فرمایا ہے،

”قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ.“

اس طرح حضور غوثِ اعظم ﷺ کی ہر کرامت حضور ﷺ کے کسی نہ کسی معجزے کے ہم رنگ ہوتی ہے۔ کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد درمیانِ اولیاء

حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ مکرمہ و معظمہ فاطمہ بنت سید عبداللہ الصومعی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو کہ پیشوائے عارفان و سیدۃ الزاہدات تھیں۔ جب ان کی عمر ساٹھ برس ہوئی تب حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔

کرامت

یاس اور نا اُمیدی کے وقت میں حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حکمِ مادر میں ذکر اللہ کیا کرتے تھے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کو چھینک آتی اور **الحمد للہ** کہتیں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کو پیٹ میں سے جواب دیتے تھے یعنی **پر حکم اللہ** کہتے۔ پورے نومہینے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔ سب نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پہلی کرامت یہ دیکھی کہ ذکر اللہ کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان جاری تھی اور دونوں ہونٹ ہلتے تھے اور **اللہ اللہ** فرما رہے ہیں اسی لئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تاریخی نام عاشق **الحق** ہے۔ خدا کی محبت کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دل جوش مارتا تھا۔ **شہر جیلان** میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت یہ ہوئی کہ اُس سال جتنی عورتیں حاملہ تھیں سب سے فرزند پیدا ہوئے اور سب ولی اللہ ہوئے۔

فائدہ

یہ کرامت **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کا عکس ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ کے روز روئے زمین پر بچے ہی پیدا ہوئے یہاں تک کہ جانوروں کو بھی۔

پیدائشی روزہ دار

یکم رمضان شریف روزِ دو شنبہ وقت صبح صادق کے پیدا ہوئے۔ تشریف لاتے ہی روزہ رکھ لیا اور دن بھر دودھ نوش نہیں فرمایا۔ جب مغرب کی اذان مسجدوں میں ہونے لگی اور سب آدمی اپنے اپنے روزے افطار کرنے لگے اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی روزہ افطار کیا اور دودھ پینے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ فرماتی ہیں تمام ماہ رمضان میں میرے بیٹے عبدالقادر نے روزہ رکھا ہے دن بھر دودھ نہ پیتے تھے۔ مغرب کے وقت سب روزہ داروں کے ساتھ روزہ افطار کرتے تھے۔ جب حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے کی روشنی سے سارا گھر چمکنے لگا اور اُس وقت کے سب اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مبارک باد دینے لگے اور کثرت سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامتیں ظاہر ہونے لگیں۔

پیدائشی حافظ قرآن ﴿

آپ ﷺ کے والد گرامی آپ کو (جب آپ ﷺ پانچ برس کے ہوئے) ایک عالم دین کے پاس لے گئے۔ اُس نے بس **بسم اللہ** شروع کرائی آپ ﷺ اُس عالم دین کے سامنے بیٹھے انہوں نے فرمایا صاحبزادے پڑھو **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ آپ ﷺ نے **بسم اللہ** پڑھ کر **سورۃ فاتحہ** پڑھی پھر **آلَم** سے لے کر **اٹھارہ پارے** تک پڑھ کر سنا دیئے۔ عالم دین نے کہا اور پڑھیے فرمایا مجھ کو اسی قدر یاد ہے۔ عالم دین نے کہا اس قدر کیوں یاد ہے؟ فرمایا میری والدہ صاحبہ کو اس قدر یاد تھا جب میں اُن کے پیٹ میں تھا وہ پڑھا کرتی تھیں اور میں نے بھی یاد کر لیا تھا۔

فائدہ ﴿

یہ بھی غوثِ اعظم ﷺ کی کرامت ہے کہ پیدا ہوئے تو **اٹھارہ (۱۸) پاروں** کے حافظ تھے۔ مزید کرامات فقیر کی تصنیف ”کراماتِ غوثِ اعظم ﷺ“ پڑھیے۔

پیرانِ پیر سیدنا غوثِ اعظم دستگیر ﷺ ﴿

مصنفِ کتاب نے آپ کے القاب میں لکھا کہ سیدنا السند والقطب الاوحد شیخ الاسلام زعیم العلماء و سلطان الاولیاء قطب بغداد الباز اور شہب سیدی ابوصالح محی الدین عبدالقادر الکیلانی الحسنى اباوالحسنی اما جنبلی مذہب رضی اللہ عنہ وارضاه۔

نسب شریف از جانب والد گرامی قدس سرہ ﴿

آپ کا نسب والد کی طرف سے یوں ہے شیخ محی الدین عبدالقادر بن ابوصالح موسیٰ بن عبداللہ الجلیلی بن یحییٰ الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ الجون بن عبداللہ (الحض) بن حسن المثنیٰ بن امام حسین بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔

نسب نامہ مادری ﴿

(آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ، کنیت ابوالخیر اور لقب امۃ الجبار ہے) سیدہ فاطمہ بنت عبداللہ الصومعی بن ابوجمال بن محمد بن محمود بن طاہر بن ابوعطاء بن عبداللہ بن ابوکمال بن عیسیٰ بن ابو علاء الدین بن محمد بن علی بن موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم۔ اس طرح آپ پداری لحاظ سے حسنی اور مادری حیثیت سے حسینی سید ہیں۔

آپ کو یہود و روافض کے سوا تمام فرقے ”نجیب الطرفین“ مانتے ہیں۔ تفصیل و تحقیق اور یہود و روافض کی تردید فقیر نے اپنی کتاب ”اماطۃ الاذی عن غوث الوری“ اور ”کیا غوث اعظم سید نہیں؟“ میں لکھ دی ہے۔

نجیب الطرفین ﴿

جس خوش بخت کی نسبت نسبی حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متصل ہوا سے ”نجیب الطرفین“ کہا جاتا ہے۔ اکثر کتب میں ابوصالح اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت مرقوم ہے لیکن بعض کتب میں یہ کنیت سیدنا غوث اعظم ؑ کے متعلق بھی مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (اویسی غفرلہ)

حضور غوث اعظم ؑ نے اپنے نسب پاک کے لئے خود فرمایا ”انا نجیب الطرفین“ میں نجیب الطرفین ہوں۔

صدیق اکبر ؑ سے نسبی رشتہ ﴿

حضور غوث اعظم ؑ کی نانی پاک کا نام ام سلمہ تھا ان کا نسب ابو بکر صدیق ؓ سے یوں ہے، ام سلمہ بنت محمد بن امام طلحہ بن امام عبداللہ ابن امام عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

سیدنا عمر فاروق ؓ سے رشتہ نسبی ﴿

عبداللہ بن المظفر کی والدہ کا نام حفصہ بی بی ہے وہ بی بی عبداللہ بن سیدنا عمر بن الخطاب ؓ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن المظفر سے تعلق کا بیان سیدنا عثمان بن عفان ؓ کے ذکر خیر میں آتا ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان ؓ سے رشتہ نسبی ﴿

عبداللہ المحض ؓ حضور غوث اعظم ؑ کے جد تاسع ہیں اور ان کا لقب المحض بھی اسی لئے ہے کہ محض بمعنی خالص ہے اور آپ خالص بایں معنی ہیں کہ آپ از جہت اب و ام موالی سے خالص ہے کیونکہ آپ کے والد گرامی حسن مثنیٰ بن سیدنا حسن بن علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہم) ہیں اور آپ کی والدہ فاطمہ ہیں جن کا نکاح آپ کے والد کی وفات کے بعد عبداللہ بن المظفر بن عمر بن عثمان رضی اللہ عنہم سے ہوا۔

فائدہ ﴿ اس اعتبار سے حضور غوث اعظم ؑ کا نسبی رشتہ جملہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے ہے اور اس طرح کے رشتہ



کا اتصال سوائے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی خوش بخت کے حصہ میں نہیں آیا۔ **(ذلک فضل اللہ یؤتیه من یشاء)**

ولادت مبارکہ

آپ کی ولادت ۷۷۰ھ بمطابق ۱۳۰۷ء میں ہنق شہر میں ہوئی یہ بلاد جیلان میں ایک قصبہ ہے یہ ایران کے صوبہ طبرستان کے بلاد جیلان کے ایک قصبہ کا نام ہے۔

علامہ شیخ شمس الدین بن ناصر بن دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بلدہ جیل میں ۷۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور جیل دو ہیں:

(۱) بلاد وایلم کے قریب میں ایک وسیع علاقہ ہے اور وایلم بلاد کثیرہ پر مشتمل ہے اس علاقہ میں اس سے بڑا اور کوئی شہر نہیں۔

(۲) بلد اشخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اسی کو الکلیل بھی کہا جاتا ہے دکاف (عجمی) مشوبہ بحکیم یعنی گیلان و جیلان۔

تعلیم و اسماء اساتذہ

جب حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو معلوم ہوا کہ طلب العلم ہر مسلمان پر فرض ہے تو آپ نے علمائے اسلام کی طرف رجوع کیا کہ اُن کے چشمہ فیوضات سے بہرہ ور ہوں آپ نے قرآن مجید پڑھ کر مندرجہ ذیل علماء سے علوم و فنون حاصل کئے۔

- (۱) ابو الوفاء علی بن عقیل حنبلی (۲) ابو الخطاب محفوظ الکلوذانی حنبلی (۳) ابو الحسن محمد بن قاضی ابی یعلیٰ محمد بن الحسین بن محمد بن الفراء حنبلی (۴) قاضی ابوسعید بعض نے ابوسعید المبارک بن علی الحزومی حنبلی مذہباً اصولاً و فروعاً، اور علم الادب (۵) علی ابی زکریا یحییٰ بن علی تبریزی سے پڑھا۔ اور علم الحدیث ایک بہت بڑی جماعت سے حاصل فرمایا۔ مجملہ اُن کے یہ حضرات ہیں (۶) ابو غالب محمد بن الحسن الباقلائی (۷) ابوسعید محمد بن عبدالکریم بن نشیشا (۸) ابولغنائم محمد بن محمد بن علی بن میمون الفرسی (۹) ابوبکر احمد بن المظفر (۱۰) ابو جعفر بن احمد بن حسین القاری السراج (۱۱) ابوالقاسم علی بن احمد بن بنان الکرنی (۱۲) ابوطالب عبداللہ بن محمد ابن یوسف (۱۳) اور ان کا ابن عم عبدالرحمن بن احمد (۱۴) ابوالبرکات ہبۃ اللہ بن المبارک (۱۵) ابو العرا محمد بن المختار (۱۶) ابونصر محمد (۱۷) ابو غالب احمد (۱۸) ابو عبداللہ یحییٰ اولاد علی البناء (۱۹) ابوالحسن بن المبارک بن الطیور (۲۰) ابو منصور عبدالرحمن العزاز (۲۱) ابوالبرکات طلحہ قوی وغیرہم (رحمہم اللہ تعالیٰ)

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں شیخ حماد بھی ہیں اُن سے آپ کے متعلق عجیب و غریب واقعات مشہور ہیں بطور

نمونہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) شیخ ابوالنجیب سہروردی بیان کرتے ہیں کہ ۵۲۳ھ کا واقعہ ہے کہ میں ایک وقت بغداد میں حضرت شیخ حماد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اُس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے ایک طویل اور عجیب تقریر کی۔ تو شیخ حماد نے فرمایا: ”عبدالقادر! تم عجیب عجیب تقریریں کرتے ہو۔ تمہیں اس بات کا خوف نہیں کہ خدا تعالیٰ تمہاری کسی بات پر مواخذہ کرے۔“ تو حضور ممدوح نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ پر رکھ دیا اور کہا آپ نورِ قلب سے ملاحظہ فرمائیے کہ میری ہتھیلی پر کیا لکھا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا، اس پر شیخ حماد نے فرمایا کہ میں نے اُن کی ہتھیلی میں لکھا دیکھا ہے کہ اُنہوں نے اپنے پروردگار سے ستر بار عہد لیا ہے کہ وہ اُن سے مواخذہ نہ کرے گا۔ پھر شیخ موصوف نے فرمایا کہ اب کوئی مضائقہ نہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

(۲) شیخ عبداللطیف بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ اُنہوں نے بیان کیا کہ شیخ عزاز متورع البطاحی سے بیان کرتے ہیں کہ بغداد میں ایک عجمی نوجوان عبدالقادر داخل ہوا ہے۔ یہ نوجوان عنقریب نہایت ہیبت و عظمت و جلال و کرامت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اور حال و احوال اور درجہ محبت میں سب پر غالب رہے گا۔ تصرفات کون و فساد اسے سونپ دیا جائے گا۔ بڑے چھوٹے سب اس کے زیرِ حکم ہوں گے۔ قدر منزلت میں اسے قدمِ راسخ اور معارفِ حقائق میں پد بیضا حاصل ہوگا۔ مقام حضرت القدس میں زبان کھول سکے گا۔ آپ کے طالب علمی کے عجیب و غریب واقعات کی فہرست طویل ہے۔ علامہ اویسی صاحب مدظلہ العالی نے چند واقعات اپنی کتاب ”اکابر کی طالب علمی“ میں لکھ دیئے ہیں۔

بغداد شریف میں ورود

مصنف کتاب نے فرمایا، شیخ محبت الدین محمد بن النجار نے اپنی تاریخ میں لکھا کہ حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی ائمہ مسلمین میں سے ایک ہیں۔ آپ صاحب کرامات ظاہرہ ہیں آپ بغداد میں ۴۸۸ھ بمطابق ۱۰۹۵ء میں تشریف لائے جب کہ اس وقت آپ کی عمر مبارک اٹھارہ (۱۸) سال تھی، فقہ، احکام الاصول والفروع والمناظرہ وغیرہ اور سماع حدیث اور وعظ و دیگر علوم و فنون حاصل کئے یہاں تک کہ آپ ہر فن میں فائق ہوئے پھر خلوة و انقطاع و ریاضت و سیاحت اور شب بیداری وغیرہ اختیار فرمائی یعنی علوم ظاہرہ کی تکمیل کے بعد علوم باطنہ میں مشغول ہوئے۔

آپ کے دورانِ تعلیم وغیرہ میں بغداد کا خلیفہ مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن المقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبد اللہ عباسی تھا۔ حضور غوث اعظم عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ اسی سال بغداد تشریف لائے جس سال تمیمی کی وفات ہوئی۔

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں یہ مشہور ہے کہ جب آپ کی عمر **اٹھارہ (۱۸) سال** ہوئی تو اشارۂ غیبی سے عشق الہی کے جذبہ نے جوش مارا آپ نے والدہ ماجدہ سے تحصیل و تکمیل علم کے لئے **بغداد** جانے کی اجازت طلب کی سیدہ فاطمہ عارفہ کاملہ تھیں، ہزار دعاؤں کے ساتھ حضور غوث اعظم کو سفر بغداد کی اجازت دی، اور جاتی دفعہ **چالیس (۴۰) دینار** حضور کی بغل کے نیچے گدڑی میں رکھ کر سی دیئے۔

رخصت کرتے وقت آپ کی والدہ محترمہ نے نصیحت فرمائی کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ کے پاس بھی مت جانا، سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے صدقِ دل سے والدہ محترمہ سے وعدہ فرمایا کہ میں ہمیشہ آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا۔

والدہ سے رخصت ہونے کے بعد حضور بغداد جانے کے لئے ایک قافلے کے ساتھ ہوئے جو بغداد جا رہا تھا، راستہ میں **ترتک** کے علاقہ میں **ساتھ قزاقوں** کے ایک جتھے نے جن کا سردار **احمد بدوی** تھا قافلے کا سارا سامان لوٹ لیا۔ آخر ایک ڈاکو نے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے جو ایک طرف خاموش کھڑے تھے، پوچھا کہ تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ تو حضور غوث پاک نے بلا خوف و ہراس صاف بتا دیا کہ میرے پاس **چالیس (۴۰) دینار** ہیں، لیکن ڈاکو کو یقین نہ آیا اور وہ آگے نکل گیا۔ اسی طرح ایک دوسرے ڈاکو نے بھی آپ سے یہی سوال دریافت کیا، تو آپ نے پھر صاف صاف بتا دیا، کہ میرے پاس **چالیس (۴۰) دینار** ہیں، لیکن وہ بھی مذاق سمجھ کر چلا گیا۔

جب ڈاکو سردار کے پاس پہنچے تو ان دو ڈاکوؤں نے سرسری طور پر اس واقعہ کا ذکر کیا تو سردار نے کہا کہ اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ۔ جب حضور کو سردار کے پاس لایا گیا تو اُس نے دریافت کیا کہ لڑکے تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ تو آپ نے کہا کہ میرے پاس **چالیس (۴۰) دینار** ہیں، جیسا کہ اس سے پہلے میں تمہارے **دو (۲)** ساتھیوں کو بتا چکا ہوں، سردار نے پوچھا کہ کہاں ہیں؟ تو آپ نے یہ بھی بتا دیا کہ میری بغل کے نیچے گدڑی میں سلے ہوئے ہیں۔ آخر سردار نے آزمانے کے لئے گدڑی کو کھولنے کا حکم دیا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ واقعی اس میں **چالیس (۴۰) دینار** موجود تھے۔ ڈاکوؤں کے سردار نے نہایت حیرت سے دریافت کیا، اے لڑکے کیا تجھے علم نہیں تھا کہ ہم ڈاکو ہیں اور اس سے پیشتر تمہارے سب ساتھیوں کا مال لوٹ چکے ہیں؟ تو کم از کم اپنے دینار بچانے کی کوشش کرتا۔ لیکن آپ نے کمالِ صدقِ ایمان

سے کہا کہ سفر پر روانہ ہونے سے قبل میری والدہ محترمہ نے جو ایک عابدہ اور زاہدہ خاتون ہیں مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا کبھی جھوٹ نہ بولنا، اور ہمیشہ سچ بولنا میں کبھی اپنی والدہ کی نصیحت سے انحراف نہیں کر سکتا تھا۔

یہ الفاظ ترکش سے نکلے ہوئے تھے سردار کے دل پر پیوست ہو گئے، اور اسے خیال آیا کہ یہ لڑکا تو اپنی والدہ کی نصیحت پر اس قدر سختی سے کار بند ہے، لیکن میں ہوں کہ اپنے خالق حقیقی کے احکام کی پابندی نہیں کرتا، کس قدر گنہگار اور بے عمل ہوں، اُسی وقت خود غوث پاک کے ہاتھ پر توبہ کی اور ساتھ ہی اُس کے ساتھیوں نے بھی توبہ کی۔

شیخ محمد قاندرومی نے بھی ایک دفعہ حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا، کہ آپ کی بزرگی اور عظمت کا دار و مدار کس بات پر ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ راست گوئی پر، میں نے تمام عمر کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

بغداد پہنچ کر آپ نے اس دور کے باکمال اساتذہ سے علمِ قرأت، علمِ تفسیر، علمِ حدیث، علمِ فقہ، علمِ لغت، علمِ شریعت، علمِ طریقت نہ صرف حاصل کیا، بلکہ ہر علم میں وہ کمال پیدا کیا کہ تمام علمائے زمانہ سے سبقت لے گئے۔ تحصیل و تکمیلِ علوم کے زمانہ میں آپ نے وہ صعوبتیں برداشت کیں کہ خود آپ کے ارشاد کے مطابق اگر وہ سختیاں پہاڑ پر گزرتیں تو پہاڑ بھی پھٹ جاتا، جب مصائبِ حد سے زیادہ ہو جاتے تو آپ زمین پر لیٹ کر یہ پڑھا کرتے **”فان مع العسر يسرا“** اس پر تسکینِ قلب حاصل ہو جاتی۔

علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل کے بعد سیدنا غوثِ الاعظم رحمۃ اللہ علیہ **پچیس (۲۵) سال** کی طویل مدت تک تزکیہٴ نفس کے لئے مجاہدات اور ریاضات میں مصروف رہے، جن کی تفصیل اس قدر طویل ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی، آپ نے ایک دفعہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں **پچیس (۲۵) سال** تک عراق کے ویرانوں میں پھرتا رہا ہوں، **چالیس (۴۰) سال** تک صبح کی نماز عشاء کے وضو سے پڑھی ہے اور **پندرہ (۱۵) سال** تک عشاء کی نماز پڑھ کر ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر صبح تک قرآنِ حکیم ختم کرتا رہا ہوں، اور میں نے بسا اوقات **تیس (۳۰) سے چالیس (۴۰) دن** تک بغیر کھائے پیئے گزارے، **۵۲ھ** میں حضور غوث پاک نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن آپ کے منہ میں ڈالا ہے اور لوگوں کو وعظ تلقین اور دعوتِ تبلیغ کا سلسلہ شروع کرنے کا حکم دیا، عربی زبان میں فصاحت و بلاغت کے دروازے کھل گئے، آپ کے سامنے بڑے بڑے فصحاء کی زبانیں گنگ ہو گئیں، آپ کی شہرت سن کر عراق، عرب اور عجم سے لوگ مواعظِ حسنہ سننے کے لئے بغداد میں آنے لگے، حاضرین کی تعداد اس قدر زیادہ ہو جاتی کہ شہر سے باہر وسیع میدان میں انتظام کرنا پڑتا، بسا

اوقات ستر (۷۰) ستر (۷۰) ہزار یا اس سے زیادہ کا مجمع اکٹھا ہو جاتا، اس میں چار سوا شخص آپ کا کلام نقل کرتے، وعظ کے دوران آپ فرمایا کرتے، اے اہل آسمان و زمین، آؤ میری بات غور سے سنا! غرض یہ کہ حضور غوث اعظم ﷺ نے طالب علمی میں بے حد مصائب و پریشانیاں برداشت کیں اس سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ علم بڑی دولت ہے اس پر ہر مصیبت و تکلیف برداشت کرنی چاہیے۔

خلیہ اور اوصاف جمیلہ

شیخ موفق الدین بن قدامہ القدسی (تعارف شیخ موفق الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس لئے ضروری ہے کہ شیخ موفق الدین نجدیوں و ہابیوں کے نزدیک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے موجد و محقق تھے۔ ان کی تصانیف کو نجدی، عربی، اردو، دیگر مختلف زبانوں میں شائع کر رہے ہیں تاکہ عوام موفق الدین کے عقائد کے مطابق عقیدے اپنائیں ان کے تعارف میں انہوں نے لکھا جسے علامہ اویسی صاحب مدظلہ العالی ذیل کے عنوان سے نقل کیا ہے) نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر نجیف البدن، درمیانہ قدم مبارک، کشادہ سینہ تھے اور آپ کی انبۂ دار داڑھی شریف طویل تھی، گندی رنگ اور آپ کے ابرو ملے ہوئے اور ان کے بال معمولی تھے، گرجدار آواز لیکن خوش اور رعب دار اور علم سے معمور۔

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن محمد برزالی اشعری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المشیخۃ البغدادیہ میں لکھا کہ شیخ عبدالقادر خفیہ الحنا بلہ والشافعہ بغداد میں تھے آپ جماعت علماء کے شیخ تھے آپ کی فقہاء کے نزدیک مقبولیت تامہ تھی یونہی فقرا و عوام کے بھی مقتدا تھے آپ ارکان اسلام میں سے ایک تھے آپ سے عوام و خواص منتفع ہوئے اور مستجاب الدعوات تھے بکثرت گریہ کناں تھے اور نہایت خوش اخلاق ہنس مکھ بزرگ کریم النفس اور بیحد نخی تھے شریف النفس اور اخلاق کریمہ سے مزین تھے اور عبادت و ریاضت میں تواپنی مثال خود تھے۔

موفق الدین مقدسی کا تعارف

حضور غوث اعظم ﷺ سے نجدیوں و ہابیوں غیر مقلدوں کو خصوصیت سے ضد ہے آپ کو وہ صرف اہلسنت کا بڑا پیر مانتے ہیں اور آپ کی علمی حیثیت ان کی نظروں میں کچھ بھی نہیں۔ اس کا سبب تعصب یا آپ کے علمی مرتبے سے بے خبری اور جہالت ہے فقیر یہاں صرف آپ کے مدرسہ کے ایک شاگرد کا تعارف پیش کرتا ہے جسے نجدی و ہابی چوٹی کا امام مانتے ہیں۔ آج کے دور میں نجدیوں نے ان کی تصانیف کی اشاعت خوب کی ہے اور کر رہے ہیں۔ فقیر جمادی الاول ۱۴۲۱ھ

میں عمرہ کے لئے حاضر ہوا تو امام موفق الدین کی تصنیف عربی اُردو کی عام اشاعت ہوتی دیکھی اس کے ابتداء میں نجدیوں نے اس امام کا تعارف یوں کرایا ہے۔

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق کریمانہ بیان کرنے کے لئے ضخیم دفاتر چاہئے۔ مٹتے نمونہ خردوار فقیر عرض کرتا ہے، فرمایا: ہر مسلمان چاہے کتنی ہی نیکیاں کرے لیکن اپنے آپ کو گنہگار سمجھے، اور ہر وقت خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا اور توبہ کرتا رہے۔

﴿ قناعت ﴾

یعنی ہر مسلمان کے پاس جو کچھ ہو اسی میں اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے حرام اور ناجائز ذریعوں سے دنیا کا عیش حاصل نہ کرے۔

﴿ توکل ﴾

یعنی ہر مسلمان اپنے ہر معاملے میں صرف خدا پر بھروسہ کرے، اپنی محنت، تدبیروں یا انسان کو اپنے کاموں میں کامیابی کا ذریعہ نہ سمجھے۔

﴿ صبر ﴾

یعنی مسلمان ہر مصیبت اور تکلیف پر صبر کرے، اور اس کو برداشت کرے۔

﴿ رضا ﴾

مسلمان کو ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا ہر کام خدا کو راضی اور خوش کرنے کے لئے ہو انسانوں کو راضی اور خوش کرنے کے لئے نہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غرور، تکبر سے بچنے، سادہ زندگی گزارنے، وقت کی پابندی کرنے، غیر مسلموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اور ہر مصیبت کو برداشت کر کے دین کی پابندی، خدمت اور تبلیغ کرنے کی تعلیم بھی دی۔ جس مسلمان نے اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر لیں اسے ترقی اور کامیابی ضرور نصیب ہوگی، اللہ تعالیٰ ہمیں یہ خوبیاں عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح ظاہری علم حاصل کرنے کے لئے عالموں کو اپنا استاد بنایا اور علم کا کمال حاصل کیا اسی طرح روحانی ترقی اور علم حاصل کرنے کے لئے آپ نے اپنے زمانے کے بزرگوں سے تعلق قائم کیا اور ان

کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے روحانی ترقی حاصل کی۔

اسلام میں مسلمانوں کے اندر مذہبی جذبہ پیدا کرنے، دین کی پابندی کا شوق اور روحانی قوت کو بڑھانے کے لئے بیعت کا طریقہ موجود ہے عام مسلمان کسی ایسے بزرگ، اللہ کے ولی کے سامنے دین کی پابندی کا وعدہ کرتے ہیں جو خود شریعت کا پابند ہو، وہ شریعت کو اچھی طرح جانتا ہو، اور اس کا تعلق خود بھی اللہ کے کسی ولی سے ہو۔ ایسے بزرگ کے سامنے دین کی پابندی کا وعدہ کرنے ہی کو بیعت کہا جاتا ہے، جس کے سامنے یہ وعدہ کیا جائے اُسے ”پیر“ یا ”شیخ“ کہتے ہیں اور وعدہ کرنے والے کو ”مرید“ کہتے ہیں، اس وعدے کا اثر وعدہ کرنے والے پر ہوتا ہے، کہ وہ کسی بھی برا کام کرنے سے پہلے یہ خیال کرتا ہے کہ میں تو برائیوں سے توبہ کر کے دین کی پابندی کا وعدہ کر چکا ہوں، اس خیال کے آتے ہی وہ برائیوں سے بچتا رہتا ہے، اسی لئے مسلمانوں کو بزرگوں، ولیوں سے تعلق پیدا کرنے، اُن سے بیعت ہونے اور اُن کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اخلاقی امور کی تفصیل کے لئے علامہ اویسی صاحب مدظلہ العالی کی کتاب ”سوانح غوث اعظم دہلیگیر“ کا مطالعہ فرمائیے۔



جود و سخا

مصنف کتاب نے لکھا امام موفق الدین ابن قدامہ نے فرمایا کہ ہم بغداد میں ۵۶۱ھ میں وارد ہوئے تو اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا بہت بڑا علمی شہرہ تھا آپ کے علم و عمل اور فتویٰ نویسی کا کوئی ثانی نہ تھا جو طالب علم بغداد میں علم کے حصول کے لئے حاضر ہوتا وہ آپ کے بغیر کسی دوسرے کی طرف رخ نہ کرتا آپ علوم کے جملہ فنون میں یکتا اور بے مثال تھے اور طالب علموں کو خوب محنت سے پڑھاتے اور فراخ دلی کا یہ حال تھا کہ کسی بات سے نہ اُکتاتے آپ جملہ اوصافِ جمیلہ سے موصوف تھے میں نے آپ جیسا کسی اور کو نہیں دیکھا۔ علمائے بغداد کہتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اکثر خاموش رہتے بہت کم گفتگو فرماتے اور عوام و خواص میں آپ کی قبولیت تامہ تھی، دلوں پر قبضہ تھا اپنے مدرسہ مبارک سے صرف جمعہ کے دن جامع مسجد تک باہر تشریف یا سرائے غوثیت تک جانا ہوتا تھا آپ کے ہاں بغداد کے بڑے بڑے رؤسا و امراء نے توبہ کی اور یہود و نصاریٰ کے بڑے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

ممبر پر وعظ میں حق بیان کرنے میں بیباک تھے اور منکرین اسلام اور فساق کا سختی سے رد فرماتے۔



امام موافق سے حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا کہ ہم نے آپ کو آخری عمر میں دیکھا بلکہ آپ کے مدرسہ میں تعلیم کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ہمارا بہت زیادہ خیال رکھتے بار بار ہمارے پاس اپنے صاحبزادہ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کو پرسش احوال کے لئے بھیجتے۔ ہمارے مطالعہ کے لئے روشنی کا انتظام فرماتے اور ہمارے کھانے کا خصوصیت سے خیال فرماتے۔

آپ ہمیشہ محتاجوں کی دستگیری فرماتے اور کھلے دل سے ان پر خرچ کرتے:

”ایک دفعہ آپ نے ایک شکستہ حال اور افسردہ شخص سے خیریت پوچھی۔ اس نے عرض کیا حضور! دریائے دجلہ کے پار جانا چاہتا تھا مگر ملاح نے بغیر کرایہ مجھے کشتی پر سوار نہ ہونے دیا۔ میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ میں نے بہت منت سماجت کی مگر ملاح نے میری بات نہ مانی۔ ابھی اس کی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ ایک شخص نے تمیں اشرفیوں کی تھیلی بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ نے تھیلی فقیر کو دے کر فرمایا۔ یہ اس ملاح کو دے دو اور اسے کہہ دینا کہ آئندہ کسی غریب اور محتاج کو دریا عبور کرانے سے انکار نہ کرے۔ پھر آپ نے اپنا کرتہ اتار کر اس فقیر کو دیا۔ پھر بیس دینار سے یہ کرتہ خرید لیا۔ اور یوں اس غریب کی بھی مدد فرمادی۔ غرباء سے آپ کی محبت کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے:

”اپنے زمانہ شہرت میں آپ حج کے لئے نکلے۔ جب بغداد کے قریب بستی ”حلہ“ میں پہنچے تو حکم دیا اس بستی میں سب سے غریب اور بے کس گھر نہ تلاش کرو۔ ہم نے کافی تحقیق کے بعد ایک ایسا مکان تلاش کیا جس میں ایک بوڑھا شخص اپنی بیوی اور بچی کے ساتھ رہتا تھا اور یہی گھر سارے قصبے میں سب سے زیادہ غریب تھا۔ وہاں کے امیروں اور رئیسوں کو آپ کی آمد کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنے ہاں قیام کی درخواست کی مگر ان کے اصرار کے باوجود آپ نے اسی غریب کے ہاں ٹھہرنا پسند فرمایا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ نقدی، سونا، چاندی، مویشی اور کھانے پینے کی اشیاء کے انبار لگا دیئے۔ آپ نے رفقاء سے فرمایا۔ اس مال میں سے اپنا حصہ اس گھر والوں کے لئے وقف کرتا ہوں۔ رفقاء نے بھی آپ کی موافقت و پیروی کرتے ہوئے اپنا اپنا حصہ ان لوگوں کو دے دیا۔ سحری کے وقت آپ نے وہاں سے کوچ فرمایا۔“

سبحان اللہ! وہ بوڑھا جو چند لمحے پہلے بستی میں سب سے زیادہ غریب تھا آپ کے قدم میمنت لزوم کی برکت سے اب بستی کا سب سے مالدار شخص بن چکا تھا۔“

لنگر غوثیہ

بھوکوں کو کھانا کھلاتے اور حاجت مندوں کی ضروریات کے لئے بے دریغ خرچ فرماتے۔
علامہ ابن النجار، جبائی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

”ایک بار مجھے سیدنا عبدالقادر جیلانی نے فرمایا۔ میں نے تمام اعمال کے بارے میں تحقیق کی ہے۔ کھانا کھلانے سے بڑا عمل اور حسن اخلاق سے بڑی نیکی میں نے نہیں دیکھی۔

”**اولو کانت الدنیا یدی اطعمها علی الجائع**“ یعنی ”میری خواہش ہے کہ اگر ساری دنیا (کی دولت) میری ہتھیلی پر رکھ دی جائے تو میں اس سے بھوکوں کو کھانا کھلا دوں۔“ پھر فرمایا ایسا محسوس ہوتا ہے میری ہتھیلی میں سوراخ ہیں، کوئی چیز ٹک نہیں سکتی۔ اگر ہزار دینار بھی میرے پاس آئیں تو شام ڈھلنے سے پہلے تقسیم کر دوں۔“

آپ کا لنگر نہایت وسیع تھا، دسترخوان پر خدام اور مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے۔ آپ کا خادم **منظر** تھا۔ میں روٹیاں لے کر دروازہ کے باہر کھڑا آواز دیتا رہتا۔ کسی کو روٹی کی ضرورت ہو یا رات گزارنا چاہے (تو اس کے لئے غوثیہ مہمان خانہ کھلا ہے) آپ کے پاس ہدیہ آتا تو تقسیم فرما دیتے اور ہدیہ بھجوانے والے کو خود بھی ہدیہ بھجواتے۔

خلق خدا کو کھانا کھلانے کا ایک انداز گیارہویں شریف کی صورت میں بھی تھا۔ علامہ یافعی **رحمۃ اللہ علیہ** ”قرۃ الناظر“ **و خلاصۃ المفائر** میں فرماتے ہیں:

”آپ ہر سال ربیع الآخر کی گیارہ تاریخ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کی نیاز دلویا کرتے۔ یہ نیاز اتنی مقبول ہوئی کہ پھر آپ ہر ماہ کی گیارہویں تاریخ کو اہتمام کے ساتھ حضور ﷺ کی نیاز دلواتے..... آخر رفتہ رفتہ یہی نیاز اب خود حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی **رحمۃ اللہ علیہ** کی نیاز قرار پائی۔“

گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے میلاد منانے کے عمل کو قبول کر کے یہ صلہ دیا کہ اب ہر ماہ آپ کے نام کی گیارہویں ہو رہی ہے اور حسن اتفاق کہ (بقول مشہور و معتبر) آپ کا وصال بھی گیارہ ربیع الآخر کو ہوا۔ بعض نے سترہ ربیع الآخر تاریخ وصال بیان کی ہے مگر بقول شیخ عبدالحق محقق دہلوی ”اس کی کوئی اصل نہیں۔“

آپ کے وصال کے بعد بھی خانقاہ غوثیہ میں گیارہویں شریف کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ مشہور محدث علامہ ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) بھی لنگر میں حصہ لیتے اور اپنی تمام تر شدت کے باوجود سیدنا غوث اعظم **رحمۃ اللہ علیہ** سے حسن عقیدت کی بناء پر

آپ کے عرس مبارک اور بڑی گیارہویں شریف کے موقع پر لنگر بھجوا کر تے۔
علامہ ابراہیم الدوربی لکھتے ہیں:

كان العلامة ابن تيمية يرسل من دمشق الشام نذورا واعانات للحضرة الكيلانية لاجل الدرس والتدريس واطعام الطعام وذاك في اواخر ربيع الاول وكانت تلك القافلة تحتوى على ثلاثين بعيرا۔ (از نام و نسب صاحب زادہ صاحب گولڑہ شریف)

”علامہ ابن تیمیہ دمشق (شام) سے درگاہ جیلانیہ میں نذرانے اور ہدیئے درس و تدریس اور (لنگر غوثیہ) میں کھانا کھلانے کے لئے ربیع الاول کی آخری تاریخوں میں بھیجا کرتے تھے اور یہ قافلہ تیس اونٹوں پر مشتمل ہوا کرتا تھا۔

حضرت عمر بزاز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عراق وغیرہ سے بے شمار فتاویٰ پیش ہوتے تو ہم نے بھی نہ دیکھا کہ آپ نے فرمایا ہو کہ اس کا جواب کل ملے گا یا آپ نے اس میں کوئی غور و فکر کیا ہو بلکہ برجستہ فوراً بلا تامل سوال کے بعد جواب لکھ دیتے۔

دعوت توحید

سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خالق سے تعلق اور مخلوق سے ترک تعلق و ترک اعتماد کی دعوت دیتے تھے اور آپ کی مندرجہ ذیل دعوت کا مضمون آپ کی کتاب ”فتوح الغیب“ میں صراحتہ موجود ہے۔ جب کوئی کسی آزمائش میں مبتلا ہو جائے تو خود اس سے نجات پانے کی کوشش کرے اگر کامیاب نہ ہو تو وقت کے بادشاہوں اور حاکموں اور افسروں اور دیگر اہل دنیا سے مدد طلب کرے اور ارباب احوال سے بھی مدد کا طالب ہو وہ آزمائش اگر امراض سے ہو تو طبیعوں، ڈاکٹروں سے علاج کرائے وغیرہ وغیرہ۔ اگر مخلوق سے اس آزمائش کا چھٹکارا نہ ہو سکے تو بارگاہ حق میں دعا و التجا اور عجز و انکساری کرے جب تک نجات نہ ہو اس بارگاہ کو نہ چھوڑے اور نہ ہی مخلوق میں سے کسی کو کہے۔

قاعدہ ﴿ جو کام مخلوق کے بس کا ہے وہ اللہ کی بارگاہ میں عرض نہ کرے اور جو کام خالق کے ہاتھ میں ہے اس کے لئے مخلوق کو نہ کہے۔

آخری فیصلہ

آپ نے اپنی گفتگو جاری رکھ کر فرمایا کہ ہر مصیبت پر صبر ضروری ہے اور ہر موحد پر لازم ہے کہ وہ یقین کرے ہر مشکل اللہ تعالیٰ ہی حل فرماتا ہے کیونکہ ہر شے کا قائل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے ہر خیر و شر اور ہر نفع و نقصان اسی سے ہے دنیا نہ دینا

اس کے قبضے میں فتح اور رکاوٹ اسی کی جانب سے ہے۔ موت و حیات اسی کے ہاتھ میں ہے اور عزت و ذلت کا مالک وہی ہے۔

چوروں کو اولیاء بنادیا

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سچ بولنے میں اپنی مثال خود تھے ایک دفعہ آپ حج کے لئے جا رہے تھے۔ قافلہ ایک سنان راستے سے گذرنا تو اس علاقے کے خوفناک ڈاکوؤں نے تمام مسافروں کا ساز و سامان لوٹ لیا اور غوث اعظم کو کسی غریب کا بچہ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ جب یہ لٹا ہوا قافلہ آگے بڑھنے لگا تو راہزنوں کے سردار نے آپ سے ازراہ مذاق پوچھا ”بچے تیرے پاس بھی کچھ ہے؟“ ”ہاں“ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے لٹیروں کی توقع کے خلاف جواب دیا۔ آخر سردار کے اشارے پر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جامہ تلاشی لی گئی مگر راہزنوں کو کچھ بھی نہ ملا۔ ”ہمیں بے وقوف بناتا ہے۔“ ڈاکوؤں کا سردار آپ کی بات کو مذاق سمجھ کر جھنجھلا گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ مذاق کیا ہے؟ میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ میں جھوٹ نہیں بولتا۔ میرے پاس اٹھارہ اشرفیاں ہیں جو قبا کے دبیز ”ستر“ میں ٹانگی گئی ہیں۔ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی پرسکون لہجے میں کہا۔ سردار کے کہنے پر دوبارہ تلاشی لی گئی۔ آخر اس کے ساتھی اشرفیاں پانے میں کامیاب ہو گئے۔ تمام راہزنوں کو اس بات پر حیرت تھی کہ اگر آپ ان اشرفیوں کی نشاندہی نہ کرتے تو وہ اس طرف متوجہ بھی نہیں ہوتے۔ آپ کی صاف گوئی پر سردار کو اپنے ساتھیوں سے زیادہ تعجب ہوا تھا اس لئے وہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال کئے بغیر نہ رہ سکا۔ ”رخصت کرتے وقت میری مادر گرامی نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ اگر جان پر بھی بن جائے گی تو میں جھوٹ نہیں بولوں گا یہی میری والدہ کا حکم تھا اگر تم مجھے قتل بھی کر دیتے تو میں اس حکم کو نہیں ٹال سکتا تھا۔“ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور سردار کو یوں محسوس ہوا جیسے آپ کے پورے جسم پر نور کی بارش ہو رہی ہو۔

اطاعت و فرماں برداری کی یہ ایک ایسی مثال تھی جسے راہزنوں کا رہنما جھٹلا نہیں سکا۔ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا کئے تھے اُن کی اثر انگیزی کا یہ عالم تھا کہ سردار رونے لگا۔ پھر تمام لوٹا ہوا مال واپس کر کے صدقِ دل سے تائب ہوا۔ کتاب ”أقطابِ اربعہ“ میں آپ کے کرم و سخا کا بیان نہایت ہی مختصر ہے۔ فقی حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ زہد و تقویٰ اور تعلق باللہ میں اس مقام پر فائز تھے کہ آپ اپنی ذات، اولاد اور مال و دولت کی محبت سے بے نیاز ہو گئے۔

خود فرماتے ہیں:

ماولد قط مولود الاواخذ ته على يدى وقلت هذاميت فاخر جه من قلبى اول مايولد -

”میرے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوتا، اُسے ہاتھ میں لے کر اپنے آپ سے کہتا: یہ مردہ ہے۔ اس طرح ولادت کے وقت سے ہی اس کی محبت دل سے نکال دیتا۔“

اگر مجلس وعظ کے اوقات میں صاحبزادگان میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو مجلس موقوف نہ کرتے اور بدستور سلسلہ وعظ وارشاد جاری رکھتے۔ جب غسل وکفن دینے کے بعد جنازہ باہر لایا جاتا تو آپ کرسی سے اترتے اور جنازہ پڑھاتے۔ آپ اس فلسفہ پر کاربند تھے کہ جان، مال، اولاد کچھ بھی اپنا نہیں سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے۔ بارگاہِ الہی میں عرض کرتے:

يارب كيف اهدى اليك روحى وقد صبح بالبرهان ان الكل لك .

”بارالہی! میں اپنی روح کا ہدیہ پیش کروں؟ حالانکہ سب کچھ تو تیرا ہے۔“

مسند وعظ وارشاد

ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد آپ نے درس و تدریس اور وعظ وارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔ آپ کی مجلس وعظ میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح اور منگل کی شام کو مدرسہ میں اور اتوار کی صبح درگاہِ عالیہ میں وعظ فرماتے۔ جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے۔ بادشاہ، وزراء اور اعیانِ مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے۔ علماء و فقہاء کا جم غفیر ہوتا۔ بیک وقت چار چار سو علماء قلم، دوات لے کر آپ کے ارشاداتِ عالیہ قلمبند کرتے۔ آپ کے فرمودات ”از دل خیزد بر دل ریزد“ کا مصداق تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رقم طراز ہیں:

مجلس آنحضرت هرگز از جماعت يهود و نصارى و امثال ايشان كه بردست اوبيعت

اسلام آور دندے و از طوائف عصاة از قطاع طريق و ارباب بدعت و فساد در مذهب و اعتقاد

كه تائب مى شدند، خالى نبوده .

”حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی، جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دستِ مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائمِ پیشہ بدکردار ڈاکو، بدعتی، بد مذہب اور فاسد عقیدہ رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں

آپ کے مواعظِ حسنہ، قضاء و قدر، توکل، عملِ صالح، تقویٰ و طہارت، ورع، جہاد، توبہ، استغفار، اخلاص، خوف ورجاء، شکر، تواضع، صدق و راستی، زہد و استغنا، صبر و رضا، مجاہدہ، اتباعِ شریعت کی تعلیمات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔

حکمرانوں کے سامنے حق گوئی

سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے گوعلی طور پر معروف انداز کی سیاست میں حصہ نہ لیا مگر آپ سیاست کو دین سے جدا نہیں سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مواعظِ حسنہ میں زبانی وعظ و تلقین اور پند و نصائح پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ **امر بالمعروف** اور **نہی عن المنکر** کا ربانی فریضہ بحسن و خوبی انجام دیتے رہے اور حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کلمہ حق کہتے رہے۔ آپ **۳۸۸ھ** سے سن وصال **۵۶۱ھ** تک **۷۳** سال اپنی حیاتِ ظاہری میں بغداد کو اپنے فیوضات سے نوازتے رہے۔

علمی مشاغل



”تعلّموا العلم وعلّمواہ الناس“

”علم پڑھو اور پڑھاؤ“

سے عبارت تھی۔ تصوف و ولایت کے مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہونے اور خلقِ خدا کی اصلاح و تربیت کی مشغولیت کے باوصف درس و تدریس اور کارِ افتاء سے پہلو تہی نہ کی۔ آپ نے مذہبِ اہلسنت و جماعت کی نصرت و حمایت میں تقریر کے علاوہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف سے بھی کام لیا۔ آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لئے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر تھا۔

اگلے اور پچھلے پہر تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہبِ اربعہ، اصول اور نحو کے اسباق ہوتے۔ ظہر کے بعد تجوید و قرأت کے ساتھ قرآنِ کریم کی تعلیم ہوتی۔

مفتی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضور غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فنِ فتاویٰ میں بھی بے عدیل روزگار تھے۔ آپ بالعموم شافعی و حنبلی

مذہب کے مطابق فتوے دیتے، علماء عراق آپ کے فتویٰ پر متعجب ہوتے اور بڑی تعریف کرتے۔

عجیب و غریب فتویٰ

ایک دفعہ ایک استفتاء آیا۔ ایک شخص نے قسم کھائی ہے کہ وہ ایسی عبادت کرے گا جس میں بوقت عبادت روئے زمین کا کوئی دوسرا شخص شریک نہ ہوگا ورنہ اس کی بیوی کو تین طلاقیں، علماء حیرت زدہ رہ گئے کہ ایسی کون سی عبادت ہو سکتی ہے جس میں وہ تنہا عبادت کر رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس میں شریک نہ ہو۔ جب یہ استفتاء حضرت شیخ رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فوراً برجستہ فرمایا اس شخص کے لئے مطاف خالی کر دیا جائے اور وہ اکیلا خانہ کعبہ کے ساتھ چکر مکمل کرے۔ علماء نے اس جواب پر داد و تحسین دی۔

غلط کار کا رد

کسی نے دعویٰ کیا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ حضور غوث اعظم رحمہ اللہ نے اس سے پوچھا کہ کیا واقعی تو نے ایسے کہا ہے۔ عرض کی ہاں، آپ نے اس کی زجر و توبیخ کی اور فرمایا آئندہ ایسا دعویٰ نہ کرنا۔

صدق کی دعوت

اپنی کتاب ”غنیۃ الطالبین“ میں فرماتے ہیں (غنیۃ الطالبین) حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔ اس کی تحقیق علامہ اویسی صاحب مدظلہ العالی کے رسالہ ”ہدیۃ السالکین فی توضیح غنیۃ الطالبین“ اور رسالہ ”کیا غوث وہابی ہیں؟“ میں دیکھئے کہ فضائل میں سب سے بڑی فضیلت صدق میں ہے۔

صدق جملہ امور کا سر تاج ہے اسی سے ہر امر کمال پاتا ہے اسی سے ہر امر کا نظام ہے یہ نبوت کے بعد دوسرا درجہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا“ (پارہ ۵، سورۃ النساء)

ترجمہ کنز الایمان ﴿اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔﴾

صادق اسم لازم ہے صدق سے مشتق ہے اور صدیق اس کا مبالغہ ہے وہ جس سے بار بار صدق صادر ہو بلکہ اس کی

صدق عادت و فطرت بن جائے اور اس پر صدق کا غلبہ ہو۔ صدق ظاہر و باطن حال میں برابر ہو صادق وہ ہے جس کے اقوال سچے ہوں صدیق وہ ہے جس کے جملہ اقوال و احوال صدق پر مبنی ہوں۔ جو چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ ہو وہ صدق پر التزام کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ صدیقین کے ساتھ ہے۔

بعض نے کہا کہ ہلاکتوں کے موقع پر حق کی بات کہنا، بعض نے کہا صدق عمل میں اللہ تعالیٰ سے وفاء کا نام ہے۔ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو اپنے آپ کو یا دوسرے کو بچانے کی کوشش میں ہو وہ صدق کی خوشبو نہ سونگھ سکا، بعض نے کہا صدق یہ ہے کہ ہلاکت کی جگہ پر جہاں جھوٹ کے سوانہ بچا سکے سچ بولنا۔ بعض نے کہا جب تم اللہ تعالیٰ کو صدق سے تلاش کرو گے تو وہ تمہیں ایسا آئینہ عطا کرے گا جس سے تم عجائب دنیا و آخرت کی ہر شے کو دیکھو گے۔

مواعظ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

آپ فرماتے تھے میں تمہیں تقویٰ و قناعت اور ظاہر شرع پر التزام اور سلامۃ صدر و سقاء النفس اور بشارت و جہ اور ہر شے راہ خدا میں لٹانے اور لوگوں کو اذیت نہ پہنچانے اور ہر چھوٹے بڑے کی خیر خواہی اور ترکِ خصومت کی وصیت کرتا ہوں، نیز آپ کے مواعظ میں یہ بھی ہے کہ میں تمہیں اغنیاء کے ساتھ باوقار اور فقراء کے ساتھ عجز و انکسار کے ساتھ رہنے کی وصیت کرتا ہوں اور اپنے اوپر عجز و اخلاص کو لازم پکڑو چاہئے کہ اُن کی طلب نہ ہو۔

فقہ کے بارے میں

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ فقہ حاصل کرنے کی دعوت دیتے تھے اور اس کے حصول کے لئے شرائط بیان فرماتے تھے اور فرماتے پہلے فقہ حاصل کرو پھر خلوت اور فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت علم کے بغیر کی تو صلاحیت سے اُسے فساد زیادہ نصیب ہوگا اور فرمایا کہ تم شرع ربانی کا چراغ حاصل کرو۔ اور فرمایا جو اپنے علم پر عمل کرے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسے علم کا وارث بنائے گا جس کا اسے پہلے علم نہ تھا یعنی علم لدنی نصیب ہوگا۔

اور فرمایا کہ اپنے سے اسباب کو توڑ دو دوستوں اور لوگوں سے دور رہو، اپنے دل میں زہد کے اثرات پیدا کرو، دل کو حسنِ ادب سے آراستہ کرو۔ ماسوائے اللہ سے بالکل الگ تھلگ رہو، ماسوائے اللہ کی طرف کان نہ دھرو اور نہ ہی اس کے اسباب کی تلاش کرو تا کہ کہیں تمہارے دل کا چراغ بجھ نہ جائے۔ چالیس دن مسلسل اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ خلوص کرو تمہارے دل سے حکمت کے چشمے زبان پر جاری ہو جائیں گے۔

طریقت

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے طریقت کے دس اصول مرتب فرمائے۔ دراصل دعوتِ ایمان و اتباعِ کتاب اللہ تعالیٰ و سنتہ رسول اللہ ﷺ و حفاظت علی ارکان الاسلام اور فضائل کا تمسک اور رذائل سے اجتناب کا نام طریقت ہے اور یہ اصول آپ نے اپنی کتاب ”غنیۃ الطالبین“ میں بیان فرمائے۔ چنانچہ فرمایا کہ اہل مجاہدہ و اہل عزم کو دس خصال ضروری ہیں جو اہل حق نے اپنے لئے آزمائے ہیں جب کوئی اُن کو قائم کرے گا اور اُن پر ثابت قدم رہے گا اُن کی برکت سے منازلِ شریفہ تک پہنچے گا، اُن میں سے ایک یہ ہے (۱) اللہ تعالیٰ کی قسم نہ کھائے سچی ہو یا جھوٹی عدا ہو یا سہواً جب اس پر مضبوطی سے کار بند ہوگا کہ کبھی ایسی قسم نہ کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر انوار کا دروازہ کھولے گا جس کا فائدہ وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا بلکہ جسم میں بھی اُس کا احساس ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ اُس کے درجات بلند کرے گا اور عزم میں قوت پیدا ہوگی۔ لوگوں میں اس کی تعریف ہوگی ہمسایگان کی نظروں میں بھی اچھا آدمی سمجھا جائے گا پھر ہر شخص کے حکم کو تسلیم کرے گا اور جو اُسے دیکھے گا اس پر اس کا رعب چھا جائے گا۔ (۲) جھوٹ سے اجتناب کرے نہ عدا اور نہ بطور مذاق، اس پر مضبوطی سے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کا سینہ کھول دے گا اور اس کا علم صاف و شفاف ہو جائے گا اور ایسی طبیعت کا مالک بن جائے گا کہ گویا وہ کذب کو جانتا تک نہیں بلکہ کسی دوسرے سے ایسی بات سنے گا تو وہ اسے معیوب محسوس ہوگا اگر وہ اس کے لئے تکذب سے اجتناب کی دعا مانگے تو ثواب پائے گا۔ مزید ”فتوح الغیب شریف“ کا مطالعہ کیجئے۔

ازواجِ مکرمات رحمہم اللہ تعالیٰ

شیخ الصوفیہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”عوارف المعارف“ میں لکھا کہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مدت سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتا تھا لیکن تضييع اوقات کے خوف سے باز رہا، بالآخر تقدیر الہی سے میرے لئے نکاح کرنے کے اسباب بنے تو یکے بعد دیگرے میں نے چار شادیاں کیں۔

اولادِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے ہاں انچاس ۴۹ بچے ہوئے، جن میں سے بیس لڑکے تھے اور باقی لڑکیاں تھیں، آپ کی اولادِ زینہ میں سے مشہور یہ ہیں۔

تصانیف

(۱) الغنیۃ الطالبی الحق، بار بار مطبوع ہو رہی ہے (۲) المواہب الرحمنیۃ والفتوحات الربانیۃ (۳) تفسیر القرآن الکریم ومخطوطہ دوا جزاء رشید کرامہ کے پاس طرابلس شام میں موجود ہے (۴) تنبیہ الغنی الی رویۃ النبی (مخطوطہ قاضی کان رومہ) میں موجود ہے (۵) جلاء الخاطر، یہ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہیں۔ خلیفہ نے کشف الظنون میں ذکر کیا ہے و حال ہی میں اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ (۶) حزب بشار الخیرات (اسکندریہ مصر میں مطبوع ہوئی) حال ہی میں پاکستان میں بھی اردو ترجمہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے (۷) فتوح الغیب، بار بار شائع ہوئی اور اردو میں بھی (۸) رسالہ غوثیہ مکتبہ الاوقاف بغداد میں موجود ہے (علامہ اویسی صاحب مدظلہ العالی نے بھی اسے اپنی تصنیف ”غوث اعظم لقب کس کا؟“ میں شامل کر کے شائع کیا ہے) (۹) حزب عبدالقادر جیلانی، مکتبہ الاوقاف بغداد میں ہے (۱۰) الفتح الربانی والفیض الرحمنی، یہ بھی حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات ہیں۔ بار بار مطبوع ہوئی اور اردو میں بھی (۱۱) رسالۃ الوصیۃ (۱۲) مناقب الجیلانی۔ بعض علماء نے فرمایا کہ غنیۃ الطالبین کی نسبت حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف صحیح نہیں۔ تفصیل علامہ اویسی صاحب مدظلہ العالی کے رسالہ ”ہدیۃ السالکین فی توضیح غنیۃ الطالبین“ میں موجود ہے۔ یاد رہے کہ مصنف نے نمونہ بیان کیا ہے ورنہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

شیخ رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح سرائی

شیخ محمد بن یحیی القادر نے اپنی کتاب ”قلائد الجواہر“ میں لکھا ہے کہ شیخ عبداللہ البطاحی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں اُم عبیدہ (نام مقام) گیا اور حضرت غوث زماں شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاں چند روز مقیم رہا۔ ایک دن مجھے شیخ رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب بیان کیجئے۔ میں نے چند مناقب عرض کئے۔ ہماری گفتگو کے دوران ایک شخص آیا اور کہا کہ اس شیخ یعنی احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کے سوا باقی کسی کے مناقب ہمارے سامنے بیان نہ کر۔ شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس شخص کی طرف غضبناک ہو کر فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے وہ تو دائیں جانب بحر شریعت اور بائیں جانب بحر حقیقت ہیں وہ جس طرف سے چاہیں چلو بھریں۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا

کہ حضرت سیدنا رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے میں نے سنا کہ آپ ہمیشہ اپنے بھائی کی اولاد یعنی ابراہیم اعزب کی اولاد اور دیگر برادران اور اُن کی اولاد اور اپنے مریدوں کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی وصیت کرتے رہتے تھے۔ ایک دن ایک شخص آپ سے بغداد کے سفر کے لئے آپ سے رخصت ہو رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا جب تم بغداد میں جاؤ تو سب سے پہلے اگر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ زندہ ہوں تو ان کی اگر فوت ہو چکے ہوں تو ان کی قبر انور کی زیارت کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے آپ کا وعدہ ہے کہ جو شخص بغداد جائے اور آپ کی زیارت نہ کرے اس کا حال سلب ہو جائے گا، اگر چہ مرنے کے کچھ ہی پہلے سلب ہو جائے، اُس کے بعد غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا کہ ”بے نصیب ہے وہ جس نے آپ کی زیارت نہ کی۔“

شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کی زیارت کا خیال

شیخ محمد بن الخضر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں تھا کہ دفعتاً شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ کی زیارت کا دل میں خیال آیا تو آپ نے فرمایا

”یا خضر ہاتری الشیخ احمد“

”اے خضر! لو شیخ احمد کی زیارت کرلو۔“

میں نے آپ کی آستین کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے ایک ذی وقار بزرگ نظر آئے۔ میں نے اُٹھ کر اُن کو سلام عرض کیا اور اُن سے مصافحہ کیا۔ تو شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ نے مجھے فرمایا:

”یا خضر من یری الشیخ عبدالقادر سید اولیاء اللہ تعالیٰ یتمنی رویۃ مثلی وهل انا الا من رعیتہ“

اے خضر! جو شخص شہنشاہ اولیاء اللہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہو اُس کو میری زیارت کرنے کی کیا آرزو؟ اور میں بھی حضرت کی ہی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد جب شیخ احمد رفاعی کی خدمت میں حاضر ہوا تو بالکل وہی شکل و صورت تھی جس کو میں نے بغداد شریف میں آپ کی آستین میں دیکھا تھا۔ حاضر ہونے پر شیخ احمد رفاعی علیہ الرحمۃ نے مجھے ارشاد فرمایا:

”الم تکفک الاولیٰ“ یعنی ”کیا تم کو میری پہلی ملاقات کافی نہیں ہوئی؟“ (قلائد الجواہر صفحہ ۶۶)

مونا ينظر بنور الله شدى

از خطا وسهوا يمن آمدى !

ترجمہ ﴿ اے مومن نور الہی سے دیکھنے والی آنکھ پیدا کر پھر ہر خطا و سہو سے بے غم ہو جا۔

مزید معلومات کے لئے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا رسالہ ”طرہ الافاء“ کا مطالعہ فرمائیے۔

دیگر اولیاء کرام کی مدح سرائی ﴿

(۱) ابوالریج سلیمانی ماقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شیخ عبدالقادر سردار زمانہ ہیں۔ مقام غنا کے مردِ کامل ہیں اور اس شعبہ

کا آپ کو بہت بڑا علم حاصل ہے اور بڑے بلند قدر معانی کے حامل ہیں۔ (۲) ابوطاہر محمد بن الحسن انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا کہ میں نے شیخ قرشی سے کہا کہ شیخ عبدالقادر سردار زمانہ ہیں انہوں نے فرمایا ہاں بلکہ آپ جملہ اولیاء سے اعلیٰ و اکمل

ہیں اور علماء میں آپ ورع و زاہد ہیں اور عارفین کے تو پیشوا اور اُن سے اعلم و اتم ہیں اور مشائخ میں ممکن و قویٰ ہیں

۔ (۳) شیخ ابوالحسن جوہری نے فرمایا کہ میرے کان بہرے ہوں اور میری آنکھیں اندھی ہوں اگر میں نے سید عبدالقادر

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسا کوئی اور دیکھا ہو۔ ہمارے دور میں بعض بد بخت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان

گھٹانے کی فکر میں ہیں اور خود کو کھلواتے بھی ہیں، نیاز منداں اولیاء۔ لیکن وہ اپنی بربادی ہی کر رہے ہیں ورنہ حضور غوث

اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے لئے بھی یہ شعر خوب ہے

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چہ چا تیرا

کلام الاولیاء فی مناقب غوث الوری (رضی اللہ عنہم)

غوث اعظم درمیان اولیا ☆ پُوں محمد درمیان انبیاء

گویم کمال تو چہ غوث الثقلین ☆ محبوب خدا ابن حسن آلِ حسینا

عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ ﴿

ایں بارگاہ حضرت غوث الثقلین است ☆ نقد کمر حیدر نسل حسین است

مادرش حسینی نسب است و پدر او ☆ اولاد حسن یعنی کریم الابوین است



حضور سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

یا غوث معظم نور ہدی مختار نبی مختار خدا

سلطان دو عالم قطب العلیٰ حیراں زجلالت ارض و سما

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

من آدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں ☆ ذات تو هست قبلہ ایمان عاشقاں

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

بیکساںز کس اگر جوئی تو درد دنیا و دیں ☆ هست محی الدین سید تاج سرداراں یقین

حضرت سلطان بابو رحمۃ اللہ علیہ

شفیع امت و سرور بود آں شاہ چیلانی

تعالیٰ اللہ چہا قدرت خداش کروا ز زانی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

غوث اعظم دلیل راہ یقین ☆ گن یقین رہبر اکابر دیں

شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

گر کسے واللہ بعالم از مے عرفانی است ☆ از طفیل شہ عبدالقادر گیلانی است

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

قبلہ اہل صفا غوث الثقلین ☆ و سنگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

صاحب بہجتہ الاسرار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

عبدلہ فوق المعالی رتبہ

ولہ المماجد والفخار الافخر

ولہ الحقائق والطرائق فی الہدیٰ



وله المعارف كالکواکب تزهر

ترجمہ ﴿”آپ اُن بندوں میں سے تھے، جن کا مرتبہ اعلیٰ سے اعلیٰ ہے، محاسن اخلاق اور فضائل عالیہ آپ کو حاصل تھے، حقیقت و طریقت کے آپ راہنما تھے اور آپ کے حقائق و معارف ستاروں کی طرح روشن ہیں۔“

☆ ☆ ☆

☆ ☆

☆

